٦۔ جنپد اور مہاجنپد

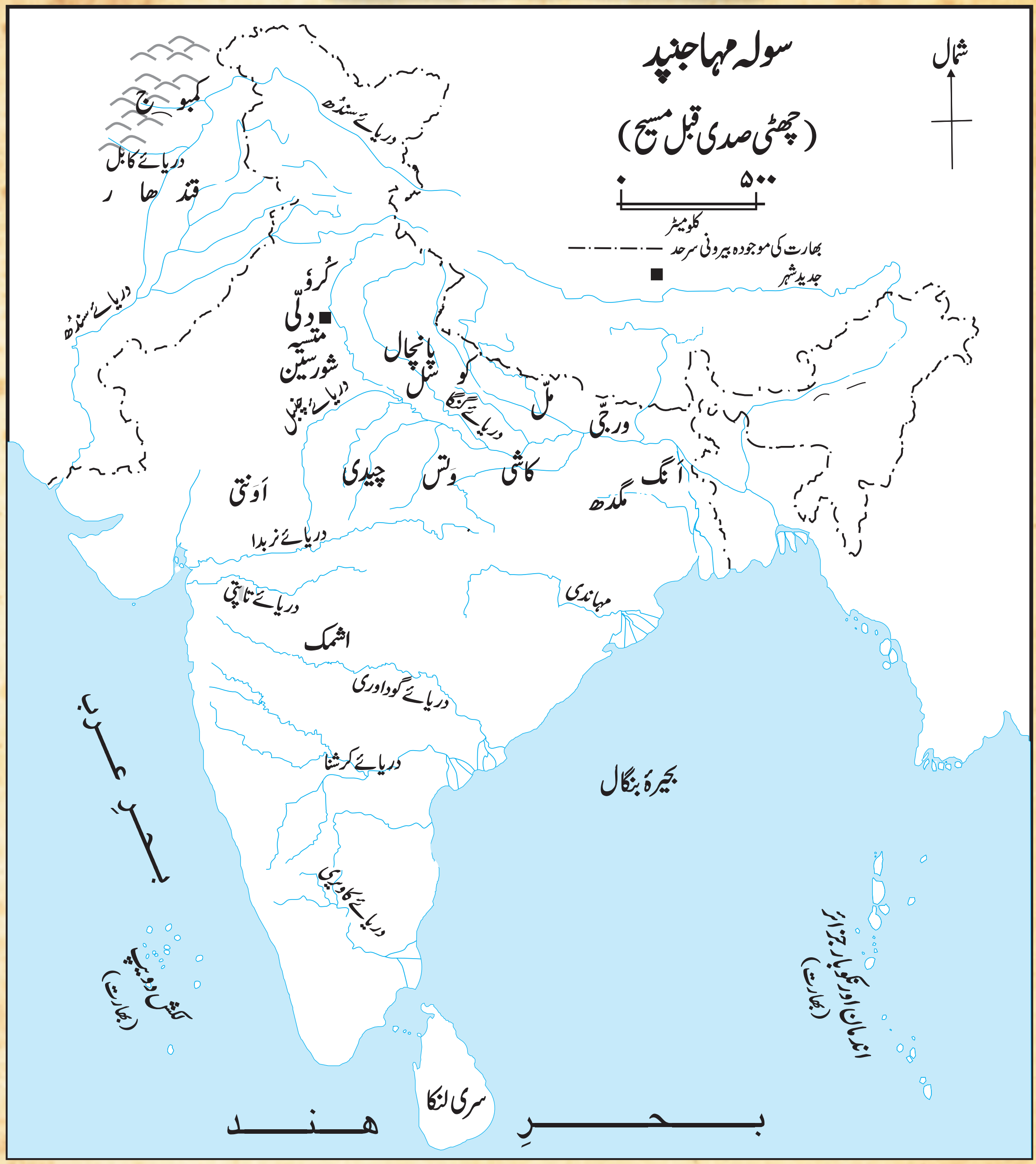

٦ء١ جنپد

٦ء٢ مہاجنپد

٦ء٣ مگدھ ریاست کا عروج

آیئے، عمل کر کے دیکھیں۔

بھارت کے نقشے کے خاکے میں سولہ مہاجنپدوں کے نام لکھیے۔

٦ء١ جنپد

تقریباً ۱۰۰۰ قبل مسیح سے ۶۰۰ قبل مسیح کا زمانہ مابعد ویدک زمانہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس زمانے میں جنپدیں وجود میں آئیں۔ یہ جنپدیں چھوٹی چھوٹی ریاستیں تھیں۔ برصغیر ہند کے شمال مغرب میں واقع موجودہ افغانستان سے مشرق میں بہار، بنگال اور اوڈیشا تک کے علاقوں اور جنوب میں مہاراشٹر تک یہ جنپدیں پھیلی ہوئی تھیں۔ موجودہ مہاراشٹر کا کچھ حصہ اُس وقت کے 'اشمک' نامی

جنپد سے گھرا ہوا تھا۔ سنسکرت، پالی اور اردھ ماگدھی ادب میں ان جنپدوں کے نام پائے جاتے ہیں۔ یونانی تاریخ نویسوں کی تحریروں میں بھی اُن سے متعلق معلومات ملتی ہے۔ ان میں سے بعض جنپدوں میں بادشاہت تھی، بعض میں خالص جمہوریت تھی۔ جنپد کے معمر افراد کی 'گن پریشد' ہوا کرتی تھی۔ گن پریشد کے اراکین اجتماعی طور پر بحث کر کے امورِ حکومت سے متعلق فیصلے کیا کرتے تھے۔ اس طرح کے بحث و مباحثے جہاں ہوتے اُس جلسہ گاہ کو 'سنتھا گار' کہا جاتا تھا۔ گوتم بدھ کا تعلق شاکیہ جمہوری ریاست سے تھا۔ ہر جنپد کے سکّے الگ ہوا کرتے تھے۔

۶ء۲ مہاجنپد

مہاجنپد

کوسل	وَتس	اَونتی	مگدھ
• کوسل مہاجنپد ہمالیہ کے دامن میں نیپال اور اُتر پردیش میں پھیلی ہوئی تھی۔ • شراوستی، کشاوتی اور ساکیت اس ریاست کے مشہور شہر تھے۔ • شراوستی کوسل مہاجنپد کی راجدھانی تھی۔ • گوتم بدھ شراوستی کی مشہور خانقاہ (وِہار) جیتوَن میں طویل عرصے تک قیام پذیر تھے۔ • کوسل کا راجا پرسین جیت وردھمان مہاویرا اور گوتم بدھ کا ہم عصر تھا۔ • کوسل کی ریاست مگدھ میں ضم ہوگئی۔	• وَتس مہاجنپد اُتر پردیش میں پریاگ یعنی الہ آباد کے آس پاس کے علاقے میں پھیلی ہوئی تھی۔ • پرانے زمانے کا کوشمبی ہی کوسم کہلاتا ہے۔ • یہ ایک اہم تجارتی مرکز تھا۔ • کوشمبی کے تین بے حد رئیس تاجروں نے گوتم بدھ اور اُن کے پیروکاروں کے لیے تین وِہاریں تعمیر کی تھیں۔ • کوشمبی کا راجا اُدین گوتم بدھ کا ہم عصر تھا۔ • اُدین راجا کے بعد وَتس مہاجنپد کا آزادانہ وجود زیادہ عرصے تک قائم نہیں رہا۔ اُسے اونتی مہاجنپد کے راجا نے فتح کر کے اپنی ریاست میں شامل کر لیا تھا۔	• قدیم مہاجنپد اَونتی مدھیہ پردیش کے علاقے مالوہ میں تھی۔ • شہر اُجینی (اُجین) اَونتی کی راجدھانی تھی۔ • اُجینی ایک اہم تجارتی مرکز تھا۔ • اَونتی کا راجا پردیوت وردھمان مہاویر اور گوتم بدھ کا ہم عصر تھا۔ • اَونتی کے راجا نندی وردھن کے دور میں اَونتی مگدھ کی ریاست میں ضم ہوگئی۔	• بہار کے شہر پٹنہ اور گیا کے آس پاس کے علاقے اور بنگال کے کچھ حصے میں قدیم مگدھ مہاجنپد تھی۔ • راج گرہ (راج گیر) اُس کی راجدھانی تھی۔ • ماہر تعمیرات مہا گووِند نے بِمبسار کا شاہی محل تعمیر کیا تھا۔ • بِمبسار کے دربار میں جیوَک ایک مشہور طبیب تھا۔ • بِمبسار نے گوتم بدھ کی شاگردی اختیار کی تھی۔

بعض جنپدیں آہستہ آہستہ زیادہ طاقتور ہوگئیں۔ اُن کی جغرافیائی حدیں وسیع ہوگئیں۔ ایسی جنپدوں کو مہاجنپد کہا جانے لگا۔ ادب کے تذکروں کی مدد سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ چھٹی صدی ق۔م۔ تک مہاجنپدوں میں سولہ مہاجنپدوں کو خاص اہمیت حاصل ہوگئی تھی۔ اُن میں بھی چار مہاجنپدیں کوسل، وَتس، اَونتی اور مگدھ زیادہ طاقتور ہوتی چلی گئیں۔

۳ء۶ مگدھ ریاست کا عروج

بِمبسار کے بیٹے اَجات شترو نے بھی ریاست مگدھ کی توسیع کا بیڑہ اُٹھایا۔ اُس نے مشرق کی کئی جمہوری ریاستوں کو فتح کیا۔ اَجات شترو کے عہد میں مگدھ کو بہت عروج حاصل ہوا۔ اُس نے بدھ مذہب قبول کیا تھا۔ گوتم بدھ کے مہاپری نِروان (انتقال) کے بعد اَجات شترو کے دور میں راج گرہ کے مقام پر بدھ مذہب کی پہلی سنگتی یعنی کانفرنس منعقد ہوئی۔

اَجات شترو-سنگتراشی

اَجات شترو کے عہد میں مگدھ کی نئی راجدھانی پاٹلی گرام کی بنیاد ڈالی گئی۔ آگے چل کر وہ پاٹلی پتر کے نام سے مشہور ہوئی۔ پاٹلی پتر موجودہ شہر پٹنہ کے اطراف میں ہونا چاہیے۔

اَجات شترو کے بعد مگدھ کے جو راجا ہوگزرے ہیں ان میں شیشوناگ ایک اہم راجا تھا۔ اس نے اَونتی، کوسل اور وتس کی ریاستوں کو مگدھ میں شامل کیا۔ شمالی ہند کا تقریباً سارا علاقہ مگدھ کے زیرِ اقتدار آ گیا۔ اس طرح مگدھ ریاست نے تشکیل پائی۔

ریاست مگدھ کے نند راجا: ۳۶۴ ق۔م سے ۳۲۴ ق۔م کے عرصے میں مگدھ ریاست پر نند راجاؤں کا اقتدار تھا۔ نند راجاؤں نے ایسی بڑی ریاست چلانے کے لیے معقول نظامِ حکومت قائم کیا تھا۔ اُن کے پاس پیادہ، گھڑسوار، رَتھ سوار اور ہاتھی سوار چار قسم کی فوجیں تھیں۔ اُنھوں نے اوزان کی پیمائش کا معیاری طریقہ رائج کیا۔

دھنانند، نند خاندان کا آخری راجا تھا۔ اس کے عہد تک مگدھ ریاست کی توسیع مغرب میں پنجاب تک ہوچکی تھی۔ دھنانند کے عہد میں اولو العزم نوجوان چندر گپت موریہ نے پاٹلی پتر فتح کرکے نند خاندان کی حکومت کا خاتمہ کردیا اور مملکت موریہ کی بنیاد ڈالی۔

اگلے سبق میں ہم مملکت موریہ کے عروج کے زمانے میں بھارت کے شمال مغرب اور مغربی حصے پر غیر ملکی حملوں اور موریہ مملکت کی مفصل معلومات حاصل کریں گے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سولہ مہاجنپدوں کے پرانے اور نئے نام:

(۱) کاشی (بنارس)، (۲) کوسَل (لکھنؤ)،
(۳) مَلّ (گورکھپور)، (۴) وَتس (الہ آباد)،
(۵) چیدی (کانپور)، (۶) کرؤ (دلّی)،
(۷) پانچال (روہیل کھنڈ)، (۸) مَتسیہ (جے پور)،
(۹) شُورسین (متھرا)،
(۱۰) اَشمک (اورنگ آباد، مہاراشٹر)،
(۱۱) اَونتی (اُجین)، (۱۲) اَنگ (چمپا، مشرقی بہار)،
(۱۳) مگدھ (جنوبی بہار)، (۱۴) وِرجّی (شمالی بہار)،
(۱۵) گاندھار (پشاور)،
(۱۶) کمبوج (قندھار کے قریب)

مشق

(۱) ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ جنپد سے کیا مراد ہے؟

۲۔ مہاجنپد سے کیا مراد ہے؟

۳۔ بدھ مذہب کی پہلی کانفرنس کہاں منعقد ہوئی تھی؟

۴۔ اوزان کی پیائش کا معیاری طریقہ کس نے رائج کیا؟

(۲) بتایئے تو بھلا:

۱۔ موجودہ مہاراشٹر کا کچھ حصہ اُس دَور کی کس جنپد سے گھرا ہوا تھا؟

۲۔ جنپد کے معمر افراد کی کون سی پریشد ہوا کرتی تھی؟

۳۔ جس جلسہ گاہ میں بحث ومباحثہ ہوا کرتا تھا اسے کیا کہا جاتا تھا؟

۴۔ گوتم بدھ کا تعلق کس جمہوری ریاست سے تھا؟

۵۔ ریاست مگدھ میں فوج کی چار قسمیں کون سی تھیں؟

(۳) جوڑیاں لگایئے:

	ستون 'الف'		ستون 'ب'
۱۔	سنگتی	(الف)	اَجات شترو
۲۔	دھنانند	(ب)	پریشد
۳۔	پاٹلی گرام	(ج)	مہا گووِند
		(د)	نندراجا

(۴) بھارت کی مختلف ریاستوں اور اُن کی راجدھانیوں کی فہرست بنایئے۔

سرگرمی:

۱۔ اپنے اطراف کے کسی قلعے میں جایئے اور درج ذیل نکات سے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔
(۱) قلعے کی قسم (۲) کس حکومت کے عہد میں تعمیر کیا گیا (۳) اہم خصوصیات

۲۔ بھارت کی فوج میں کون کون سے دستے ہیں ان کی معلومات حاصل کیجیے۔

۳۔ درج ذیل جدول مکمل کیجیے:

نمبر شمار	مہاجنپدوں کے نام	مقام	راجدھانی	اہم راجا کے نام
۱۔	....	ہمالیہ کے دامن میں	....	....
۲۔	وَتس	....	....	....
۳۔	....	....	....	پردیوت
۴۔	....	پٹنہ، گیا کے آس پاس کا علاقہ	....	....

***